جبری شادی

آپ کی خدمت میں برطانیہ اور بعض دوسری مغربی ممالک کے مسلم سماج کی بعض مشکلات و مسائل کا شرعی حل دریافت کرنے کیلئے یہ تحریر بھیجی جارہی ہے' امید ہے کہ آپ حالات کی نزاکت اور پیچیدگی کو سامنے رکھتے ہوئے کتاب و سنت' مقاصد شریعت اور فقہاء کرام کی تصریحات کی روشنی میں ایسا حل تجویز فرمائیں گے جو قابل عمل ہوگا۔

آپ کو یہ بات معلوم ہوگی کہ برطانیہ' دوسرے مغربی ممالک نیز امریکہ میں ایشیا اور افریقہ سے گئے ہوئے مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے اور اس آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے' بہت سے خاندان ایسے بھی ہیں جو دو تین پشتوں سے ان ممالک میں آباد ہیں' جن مسلمان بچوں کی پیدائش' نشوونما اور تعلیم و تربیت انہیں مغربی ممالک میں ہوئی انہیں ان ملکوں سے کوئی زیادہ لگاؤ اور دلچسپی نہیں ہوتی جہاں سے ان کا خاندان ترک وطن کر کے مغربی ملکوں میں آباد ہوا ہے' مغربی ممالک میں پلنے اور بڑھنے والے مسلمان بچے اور بچیوں کا مزاج و مذاق بھی بڑی حد تک مغربی سانچہ میں ڈھل چکا ہوتا ہے' انگلینڈ کے ماحول میں بسنے والی لڑکی کی طرز رہائش' مزاج' طور طریق' زبان سب علیحدہ ہوتی ہے' لڑکی اس لئے بھی دوسرے ملک کے لڑکے کو پسند نہیں کرتی کہ اس کے عمر کا بڑا حصہ کسی ماحول میں گزرا ہوتا ہے' اور شادی کسی اور ماحول میں ہورہی ہوتی ہے' دونوں کے مزاج' زبان' طرز رہائش اور طور طریق میں کوئی توافق نہیں ہوتا ہے' اسی لئے ان مغربی ممالک کے مسلمان لڑکے اور لڑکیوں میں یہ رجحان تیزی کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے کہ ان کا ازدواجی رشتہ انہیں ملکوں میں پیدا ہونے والے اور تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے مسلمان لڑکے اور لڑکیوں سے کیا جائے۔

دوسری طرف بسا اوقات والدین کی خواہش اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ازدواجی رشتے اپنے خاندان میں کئے جائیں' یعنی ہندوستان یا پاکستان سے برطانیہ منتقل ہونے والے ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بہو اور داماد ہندوپاک میں آباد اپنے خاندان سے حاصل کریں۔ اور باہر سے داماد بنا کر لانے والے لڑکے کو ویزا دلانے میں کئی کئی سال کی مدت لگ جاتی ہے' اور لڑکا اس کو اپنے یہاں رکھنے کو تیار نہیں ہوتا' اس طرح وہ معلق بن کر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کے رشتوں کے کرنے کی وجہ سے انگلینڈ کے مسلم معاشرہ پر برے اثرات پڑ رہے ہیں۔

یہ کشاکش بسا اوقات بہت ناپسندیدہ صورت اختیار کرلیتی ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

مسئلہ میں برطانیہ میں قائم شرعی پنچایتوں اور شرعی کونسلوں کے سامنے ایسے بہت سے واقعات آتے رہتے ہیں کہ عاقلہ بالغہ لڑکی کے والدین یا بھائی وغیرہ لڑکی کو اپنا قدیم وطن دکھانے یا سیر و تفریح کرانے کے عنوان سے ہندوستان یا پاکستان لے جاتے ہیں اور لڑکی کی شادی اپنے کسی عزیز و قریب سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں' لڑکی کسی طرح اس نکاح پر رضامند نہیں ہوتی اور صاف کہہ دیتی ہے کہ ہم اس نوجوان کے ساتھ کسی طرح زندگی نہیں گزار سکتے اس کے باوجود اولیاء اسے نکاح کرنے پر مجبور کرتے ہیں' جبر واکراہ کی نئی نئی شکلیں اختیار کرتے ہیں' اسے نکاح پر آمادہ کرنے کیلئے زدوکوب کرتے ہیں' یہ دھمکی دیتے ہیں کہ اگر تم نے اس شخص سے نکاح نہیں کیا تو تمہارا پاسپورٹ جلادیں گے' برباد کردیں گے اور تم کو برطانیہ کی شہریت سے محروم کرکے یہیں سزا دیں گے' مجبور بے بس لڑکی اس طرح کی دھمکیوں اور جبر واکراہ سے مجبور ہو کر نکاح پر رضامندی کا زبانی اظہار کردیتی ہے حالانکہ وہ دل سے اس نکاح پر ہرگز آمادہ نہیں ہوتی' اس جبری نکاح کا ایک بڑا مقصد اس نوجوان کو برطانیہ کی شہریت دلوانا اور برطانیہ میں بسانا ہوتا ہے جس کے ساتھ نکاح کرنے پر لڑکی کو مجبور کیا جاتا ہے۔

اس طرح کی لڑکیاں برطانیہ واپس جانے کے بعد ان نوجوانوں کو اپنا شوہر تسلیم کرنے اور ان کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کرنے سے انکار کردیتی ہیں' ان میں جو دیندار ہوتی ہیں' خدا کا خوف رکھتی ہیں وہ مسئلہ معلوم کرنے اور نکاح فسخ کرانے کے مقصد سے شرعی کونسل کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ یہ واقعات اتنی کثرت سے ہونے لگے ہیں کہ حکومت برطانیہ نے اس پر رپورٹ مرتب کروائی اور ان واقعات کا سخت نوٹس لیا' پریس میں ایسے واقعات آنے سے مسلمانوں اور اسلامی تصویر بھی خراب ہوئی اور آزادی نسواں نیز حقوق انسانی کی تنظیموں کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ اسلام میں آزادی رائے اور عورتوں کے حقوق اس حد تک پامال ہیں کہ عاقلہ' بالغہ' تعلیم یافتہ باشعور لڑکی کو جبراً کسی ناپسندیدہ شخص کے نکاح میں رہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

یہ نکتہ بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ شریعت نے اولیاء کو بچے اور بچیوں کے معاملات میں تصرف کا جو بھی اختیار دیا ہے ان کی بنیاد ان کے ساتھ شفقت اور ان کے مفادات کی رعایت وحفاظت ہے لہذا ولایت کی بنیاد پر انہیں ایسے ہی تصرفات کا اختیار ہونا چاہیے جن میں بچوں کا فائدہ اور ان کے مفادات کی حفاظت ہو۔ ہندوستان میں بھی اب اس طرح کے واقعات رونما ہونے لگے ہیں' جس میں جبر کے ساتھ نکاح کردیا جاتا ہے۔

☆ قال الشافعي رحمه الله تعالى : الفقهاء كلهم عيال ابي حنيفه في الفقه ☆

مذکورہ بالا پس منظر کی روشنی میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل کے ساتھ تحریر فرمائیں :

۱۔ عاقلہ بالغہ لڑکی کے نکاح میں شریعت نے اس کی رضامندی کو بہت اہمیت دی ہے' جیسا کہ احادیث نبویہ سے واضح ہے' کیا وہ صورت رضامندی میں شامل ہو گی جبکہ لڑکی کو ڈرا دھمکا کر یا زدوکوب کر کے یا نفسیاتی دباؤ میں لا کر یا پاسپورٹ ضائع کر دینے کی سخت دھمکی دے کر اس سے نکاح کیلئے ہاں کہلوالیا گیا ہو جبکہ دل سے وہ اس نکاح پر راضی نہیں ہے ؟

۲۔ اصول یہ ہے کہ نکاح کے انعقاد میں اکراہ مؤثر نہیں۔ دوسری طرف شریعت میں یہ اصول بھی تسلیم شدہ ہے کہ عاقل و بالغ پر اپنے تصرفات کے بارے میں کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا' اور عاقلہ بالغہ خاتون کو اپنے نفس کا پورا اختیار حاصل ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ لڑکی جس کا نکاح اس کے والدین یا دیگر اولیاء اپنی مرضی سے بغیر اس کی حقیقی رضا کو جانے کر رہے ہیں' جبکہ شروع سے وہ لڑکی اس نکاح سے انکار اور اپنی عدم رضا کا اظہار کرتی آ رہی ہے اور اسے دھوکہ دے کر یا پھر زدوکوب کر کے یا پاسپورٹ ضائع کرنے کی دھمکی دے کر یا مختلف النوع غیر معمولی دباؤ ڈال کر بوقت نکاح جبر و دباؤ کے ساتھ اس سے ہاں کرا لیا جاتا ہے یا زبردستی دستخط کرا لئے جاتے ہیں تو کیا یہ اس کی رضا اور حقیقی اذن تسلیم کیا جائے گا ؟

۳۔ برطانیہ کے ماحول میں رہنے والی لڑکی اور ہندوستان میں پرورش پانے والے لڑکے کے درمیان جو معاشرتی فرق ہے اور جس طرح یہ بے جوڑ شادیاں انجام پا رہی ہیں' اس صورت میں کیا لڑکی کو یہ دعویٰ کرنے کا حق ہے کہ میری شادی جس شخص سے کی جا رہی ہے وہ میرا کفو نہیں ہے ؟ اس لئے بربناء کفاءت مجھے حق تفریق حاصل ہے ؟

۴۔ اوپر جس قسم کے نکاح کا ذکر ہوا اس کے بعد کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان زن و شوئی تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں اور کبھی زن و شوئی تعلقام قائم ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ دونوں صورتوں کا حکم یکساں ہے یا الگ الگ' تحریر فرمائیں ؟

۵۔ قاضی یا شرعی کونسل کے سامنے اگر اس طرح کا کیس آتا ہے اور قاضی یا شرعی کونسل کو فریقین کے بیانات وغیرہ کے بعد اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ لڑکی کو جبر و اکراہ کے ذریعہ سے نکاح پر مجبور کیا گیا تھا حالانکہ لڑکی کسی طرح نکاح کو منظور کرنے کیلئے راضی نہیں تھی اور نہ اس شوہر کے ساتھ رہنے پر راضی تھی تو کیا شرعی کونسل یا قاضی اس نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں ؟

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ : تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں